ازعدالت عظمیٰ

19 ستمبر 1955

چھٹناتھ کاریالار

بنام

رام چندرا آئیرودیگر۔

ویوین بوس، وینکٹاراما آئیراور بی پی سنہا جسٹس صاحبان

انتخابی تنازعہ۔ واپس آنے والے امیدوار کو مبینہ طور پر ممبر کے منتخب ہونے کی وجہ سے نااہل قرار دیا جاتا ہے-ہندو والدسرکاری معاہدے میں داخل ہوتے ہیں، اگر غیر منقسم خاندان کی جانب سے ایسا کرتے ہیں-ہندو قانون کا مفروضہ-بے نامی کا پتہ لگانا، اگر ذمہ دار ہوتو خصوصی اپیل میں مداخلت کی جائے-عوامی نمائندگی ایکٹ (XLIII بابت 1951)، دفعات 7(D)، 9(2)۔

ہندو قانون میں ایسا کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ ہندو مشترکہ خاندان کے رکن کے نام پر کاروبار مشترکہ خاندانی کاروبار ہے، چاہے وہ رکن مینیجر یاباپ ہی کیوں نہ ہو۔

نیا کاروبارشروع کرنے والے باپ اور ایسا کرنے والے محض مینیجر کے عہدے میں یہ فرق ہے کہ اس طرح کے کاروبار میں باپ کے قرضے بیٹوں پر واجب ہیں کہ وہ اپنے باپ کا قرض ادا کرنے کے لئے نیک ذمہ داری کا پابند ہیں۔موخرالذکر کے ذریعہ معاہدہ خاندان کے دیگرافراد پر پابند نہیں ہے جب تک کہ کم ازکم یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ کاروبار کا آغاز ضروری تھا۔

رام ناتھ بنام چرنجی لال، (1934 آئی۔ایل۔آر۔ 57۔ ALL605)، چھوٹے لال چودھری بنام دلیپ نارائن سنگھ، (1938 آئی ایل آر 17 پٹنہ 386)، حیات عالیہ شاہ بنام نیم چند(اے آئی آر 1945۔ Lah169)، حوالہ دیا گیا۔

لیکن باپ کی یہ مخصوص حیثیت خوداس کے ذریعے شروع کیے گئے نئے کاروبار کو غیر منقسم خاندان کا مشترکہ کاروبار نہیں بناتی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

بے نامی کا سوال حقیقت کا سوال ہے اور جہاں اس نتیجے کی حمایت کرنے کے لیے ثبوت موجود ہیں کہ ایک شخص دوسرے کے لیے بے نامیدار ہے، عدالت عظمیٰ خصوصی اپیل میں اس میں مداخلت نہیں کرے گی۔

نتیجتا، ایسے معاملے میں جہاں کسی انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ امیدوار واپس آیا ہے، وہ اس کے والد کی طرف سے کیے گئے معاہدے میں کسی دوسرے کے نام پر حکومت کے ساتھ بے نامی درختوں کی کٹائی اور لکڑی کی نقل وحمل کے لئے دلچسپی رکھتا تھا اور جیسا کہ عوامی نمائیدگی ایکٹ کی دفعہ 9(2) کے ساتھ پڑھا گیا دفعہ 7(d) کے تحت انتخاب میں کھڑے ہونے کے لئے نااہل قرار دیا گیا اور ٹریونل نے شواہد پر پایا کہ والد ہی اصل معاہدہ کرنے والا فریق تھا۔لیکن دوسرے نکتے پر موجود شواہد پر غور کیے بغیر، جو، اگر مانا جائے تو یہ ثابت ہوسکتا ہے کہ باپ خاندان کی طرف سے کام کر رہا تھا، قانون کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ بیٹے کو معاہدے میں دلچسپی تھی اور اس نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا۔

قرار دیا گیا کہ ٹریبونل نے قانون کے بارے میں غلط نظریہ اختیار کیا اور غلط مفروضہ پیش کیا، اس لیے اس کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے، اور چونکہ نتائج معاملے کو نمٹانے کے لیے کافی نہیں ہیں اس لیے کیس کو ریکارڈ پر موجود شواہد پر دوبارہ سماعت کے لیے واپس بھیجا جانا چاہیے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1955 کی دیوانی اپیل نمبر 136۔

1954 کیا انتخابی پٹیشن نمبر 18 میں الیکشن ٹریبونل، کوئلون، ٹراوانکور-کوچن کے 15 نومبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس موہن کمار منگلم، ایچ جے امریگر اور راجندر نارائن۔

مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے ٹی آر بال کرشنن۔

19 ستمبر 1955۔عدالت کا فیصلہ وینکٹا راما آیر جسٹس کے ذریعے سنایا گیا- الیکشن ٹریبونل کوئلون کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جو ریاست ٹراوانکور-کوچین کی قانون ساز اسمبلی کے لیے اپیل کنندہ کے انتخاب کو شینکوٹاہ حلقہ انتخاب کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا کہ اسے 1951 کے ایکٹ نمبر XLIII کی دفعہ 9(2) کے ساتھ پڑھے جانے والی دفعہ 7(ڈی) کے تحت انتخابات میں کھڑے ہونے کے لیے نااہل قرار دیا گیا تھا۔

دفعہ 7(ڈی) کے تحت، کسی شخص کو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کے لیے نااہل قرار دیا جاتا ہے، اگر وہ سامان کی فراہمی یا اس ریاست کی حکومت کے لیے کسی کام پر عمل درآمد کے کسی معاہدے میں دلچسپی رکھتا ہے۔دفعہ 9(2) بیان کرتا ہے کہ اگر ایسا کوئی معاہدہ کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے ذریعے یا اس کی طرف سے کیا گیا ہے، تو اس کا ہر رکن دفعہ 7(ڈی) میں مذکور نااہلی کے تابع ہوگا؛ لیکن یہ کہ اگر معاہدہ اس طرح کے کاروبار کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوران علیحدہ کاروبار کرنے والے غیر منقسم خاندان کے کسی رکن کے ذریعے کیا گیا ہے، تو خاندان کے دوسرے افراد جن کا اس کاروبار میں کوئی حصص یا مفاد نہیں ہے، انہیں دفعہ 7 (ڈی) کے تحت نااہل نہیں کیا جائے گا۔

موجودہ معاملے میں معاہدہ سرکاری جنگل میں درختوں کو کاٹنے اور انہیں اس میں مخصوص مقامات پر پہنچانے کے لیے منتقل کرنے کا تھا۔اب اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ یہ معاہدہ ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت آتا ہے۔تنازعہ کا نقطہ صرف یہ ہے کہ آیا حکومت کے ساتھ معاہدہ مشترکہ خاندان کی جانب سے کیا گیا تھا، جس کا اپیل کنندہ رکن ہے۔قرارداد ایک کوپوسوامی کریالار کے نام پر ہے، اور پٹیشن میں الزامات یہ ہیں کہ وہ ایک کرشنسوامی کریالار کے لیے محض نام کا قرض دہندہ ہے، جو اپنے اور اپنے بیٹوں پر مشتمل مشترکہ خاندان کا مینیجر ہے، اپیل کنندہ ان میں سے ایک ہے، اور یہ کہ اس نے مشترکہ خاندان کی طرف سے اور اس کے فائدے کے لیے زیر بحث قرارداد کیا۔دوسری طرف، اپیل کنندہ کا معاملہ یہ ہے کہ کوپسوامی جس کا نام معاہدے میں ظاہر ہوتا ہے صرف وہ اس کے فوائد کا حقدار تھا، کہ وہ کرشنا سوامی کریالار کا نام کا قرض دہندہ نہیں تھا، اور اس کے علاوہ نہ تو اسے اور نہ ہی مشترکہ خاندان کو معاہدے میں کوئی دلچسپی تھی۔اس کی طرف سے کچھ دیگر درخواستیں بھی پیش کی گئیں، لیکن وہ اب مادی نہیں ہیں۔

مندرجہ بالا تنازعات پر درج ذیل مسائل وضع کیے گئے تھے:

"(2) کیا مذکورہ مشترکہ خاندان کوپ نمبر 4، نیڈومانگڈ تعلقہ سے لکڑی کی کٹائی اور ہٹانے کے معاہدے کے حق اور فوائد کا مالک ہے، جو محکمہ جنگلات، ٹراوانکور-کوچن ریاست کے ساتھ کیا گیا ہے؟ کیا مشترکہ خاندان کو مذکورہ معاہدے میں کوئی دلچسپی ہے؟

(3) کیا مسٹر کوپوسوامی کریالار، جن کا نام ٹھیکیدار کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، مشترکہ ہندو خاندان کے لیے صرف نام قرض دہندہ ہیں جس کا مدعا علیہ ایک رکن ہے؟

"معاملہ 3 میں، ٹریبونل نے پایا کہ کرشنا سوامی کریالار اصل معاہدہ کرنے والا فریق تھا، اور یہ کہ کوپسوامی اس کے لیے بینامیدار تھا، اور معاملہ 2 میں، کہ معاہدہ مشترکہ خاندان کی جانب سے کیا گیا تھا، جس میں اپیل کنندہ ایک رکن تھا۔ان نتائج پر، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ دفعہ 9 (2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت اہل نہیں تھا، اور اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا۔اپیل کنندہ اس حکم کی درستگی پر سب سے پہلے اس بنیاد پر سوال اٹھاتا ہے کہ یہ نتیجہ کہ کپوسوامی کرشنا سوامی کریالار کے لیے بے نامیدار ہے، شواہد کے ذریعے درست نہیں ہے، اور دوسرا اس بنیاد کے نتیجہ پر کہ کرشنا سوامی نے مشترکہ خاندان کے آدھے حصے پر معاہدہ کیا ہے، قانون کی غلطی پر مبنی ہے، اور غیر مستحکم ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پہلے سوال پر، اپیل کنندہ کی طرف سے مسٹر کمار منگلم تسلیم کرتے ہیں کہ اس نتیجے کی حمایت میں ثبوت موجود ہیں کہ کپوسوامی کرشنا سوامی کے لیے بے نامیدار تھے، لیکن یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ معمولی اور بیکار دفعات ہیں۔ یہ سوال کہ آیا کوئی شخص بے نامیدار ہے یا نہیں، خالصتا ایک حقیقت ہے، اور اس پر کسی نتیجے کو خصوصی اپیل میں مداخلت نہیں کیا جا سکتا، اگر اس بات کا کوئی ثبوت ہے جس پر یہ مبنی ہوسکتا ہے۔ لہذا ہمیں ٹریبونل کے اس نتیجے کو قبول کرنا چاہیے کہ یہ اپیل کنندہ کے والد کرشنا سوامی تھے، جو حکومت کے ساتھ معاہدے کے اصل قرارداد کرنے والے فریق تھے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا کرشنا سوامی نے یہ معاہدہ اپنی ذاتی حیثیت سے کیا تھا یا مشترکہ خاندان کے منیجر کے طور پر ٹریبونل نے ایک حقیقت کے طور پر پایا کہ کرشنا سوامی کاریالار کی طرف سے شروع کیا گیا کاروبار ایک نیا منصوبہ تھا، اور اس ثبوت پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھنے کے بجائے کہ آیا معاہدہ کرنے میں اس نے اپنے لیے یا مشترکہ خاندان کے لیے کام کیا، اس نے بحث شروع کی کہ آیا ہندو قانون کے تحت یہ مفروضہ تھا کہ شریک پارٹنر کے ذریعے شروع کیا گیا کاروبار مشترکہ خاندانی کاروبار تھا۔ یہ مشاہدہ کرنے کے بعد کہ "ایک عام منیجر کے معاملے میں "ایسا کوئی مفروضہ نہیں تھا، اس نے فیصلہ دیا کہ "جب منیجر باپ بھی ہوتا ہے تو قانون مختلف ہوتا ہے"۔ اس کے بعد

اس نے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا جن میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ بیٹے والد کی طرف سے شروع کیے گئے نئے کاروبار کے قرضوں کے ذمہ دار تھے، اور "مذکورہ بالا حکام پر یہ مؤقف اختیار کیا کہ مدعا علیہ کا مشترکہ خاندان مالک ہے یا پہلے سے بھیجے گئے معاہدے کا حق اور فائدہ ہے"۔

اپیل کنندہ دلیل دیتا ہے کہ ٹریبونل کا قانونی فہرست کہ یہ مفروضہ ہے کہ والد کی طرف سے شروع کیا گیا نیا کاروبار مشترکہ خاندانی کاروبار ہے، غلط ہے، اور یہ کہ اس کے اس نتیجے کی حمایت نہیں کی جاسکتی کہ مشترکہ خاندان جس میں اپیل کنندہ ایک رکن تھا، کرشنا سوامی کے معاہدے میں دلچسپی رکھتا تھا، کیونکہ یہ صرف اس نظریے پر مبنی تھا جو اس نے قانون سے لیا تھا۔ یہ تنقید، ہماری رائے میں، اچھی طرح سے مبنی ہے۔ ہندو قانون کے تحت، یہ کوئی مفروضہ نہیں ہے کہ کسی رکن کے نام پر قائم کاروبار مشترکہ خاندان ہے، یہاں تک کہ جب وہ رکن خاندان کا منتظم ہو، اور اس سلسلے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ منتظم شریک شراکت داروں کا باپ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نئی شروع کی گئی تجارت کے حوالے سے باپ اور منیجر کے عہدے کے درمیان یہ فرق ہے کہ اگرچہ باپ کی طرف سے اس کے لیے کیے گئے قرضے نیک ذمہ داری کے نظریہ پر بیٹوں پر واجب ہوں گے، لیکن منیجر کی طرف سے کیے گئے قرضے اراکین پر پابند نہیں ہوں گے، جب تک کہ کم از کم تجارت کے آغاز کی ضرورت نہ ہو، جس کے بارے میں رام ناتھ بمقابلہ چرنجی لال (1)، چھوٹے لال بمقابلہ دلیپ نارائن (*) اور حیات علی بمقابلہ نیم چند (3) دیکھیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیکن یہ کہنا ایک بات ہے کہ بیٹے باپ کی طرف سے نئی شروع کی گئی تجارت میں کیے گئے قرضوں کے ذمہ دار ہیں، اور تجارت کو مشترکہ خاندانی تشویش کے طور پر سمجھنا بالکل دوسری بات ہے۔ اس لیے ہم ٹریبونل کے اس نتیجے کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ کرشنا سوامی کریالار کے معاہدے کو، قانون کے معاملے کے طور پر، ان کے اور ان کے بیٹوں کا مشترکہ خاندانی کاروبار قرار دیا جانا چاہیے۔

تاہم، یہ نتیجہ معاملے کو حل کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ مدعا علیہ کا معاملہ کہ کرشنا سوامی نے مشترکہ خاندان کی جانب سے حکومت ٹراوانکور-کوچن کے ساتھ معاہدہ کیا تھا، نہ صرف قانون کے مفروضے پر بلکہ حقائق اور حالات کے ثبوت پر مبنی ہے، جو اگر قبول ہو جائے تو اس کے حق میں نتیجہ برقرار رکھنے کے لیے کافی ہوگا۔ اس خیال میں کہ اس نے اس سوال پر قانون کو لیا، ٹریبونل نے اس نکتے سے متعلق شواہد پر بحث نہیں کی اور نہ ہی اس پر کوئی نتیجہ ریکارڈ کیا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ شواہد کے اس سوال پر غور کرنے کے لیے مقدمہ خارج کیا جائے۔

اپیل کنندہ کا دعویٰ ہے کہ اس عرضی کی حمایت میں مدعا علیہ کا صرف یہ ثبوت ہے کہ معاہدہ کرشنا سوامی نے مشترکہ خاندان کی جانب سے کیا تھا، اور یہ کہ یہ عدالت خود اس پر نتیجہ ریکارڈ کر سکتی ہے۔ لیکن مدعا علیہ کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ٹریبونل کے فیصلے میں کئی مشاہدات ہیں جو اس نتیجے کی حمایت کریں گے کہ معاہدہ مشترکہ خاندان کی جانب سے کیا گیا تھا۔ اس طرح، اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ فیصلے کے پیراگراف 5 میں ٹریبونل نے مشاہدہ کیا ہے کہ کرشنا سوامی کریالار نے خاندانی قرضوں کی ادائیگی کے لیے یہ نیا کاروبار شروع کیا تھا۔ اس میں پیراگراف 6 میں مزید مشاہدہ کیا گیا ہے کہ کاروبار کے لیے تقریباً 25000 روپے سے 30000 روپے تک کی ابتدائی سرمایہ کاری کی ضرورت تھی۔، اور یہ کہ جب کہ اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ تقریباً 7, 000 کرشنا سوامی کریالار نے ادھار لیے تھے، اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ توازن کیسے بنایا گیا تھا۔ مدعا علیہ دلیل یہ ہے کہ یہ مشترکہ خاندانی فنڈز سے آگے بڑھا ہونا چاہیے، اور یہ کہ یہ ٹریبونل کے نتائج میں مضمر ہے۔ ٹریبونل کے فیصلے میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ کرشنا سوامی اپنے بیٹے، موجودہ اپیل کنندہ کی حمایت کرنے کے لیے بے چین تھے، اور یہ کہ بہت سے گواہ جن سے مدعا علیہ تفتیش کرنے پر مجبور تھا، اپیل کنندہ کی مدد کرنے کے لیے واقعی بے چین تھے۔ (پیراگراف 12 دیکھیں)۔ تاہم، ہم ان تنازعات پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ ہم انہیں ٹریبونل کے فیصلے پر چھوڑنے کی تجویز کرتے ہیں۔

ہم اس کے مطابق ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں، اور ہدایت دیتے ہیں کہ الیکشن کمیشن اس سوال کی سماعت اور فیصلہ کرنے کے لیے ٹریبونل کی تشکیل نو کرے کہ آیا کرشنا سوامی کریالار نے مشترکہ خاندان کی جانب سے حکومت ٹراوانکور-کوچن کے ساتھ معاہدہ کیا تھا یا اپنے ذاتی فائدے کے لیے، ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرتے ہوئے۔ یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واضح کیا گیا ہے کہ مزید شواہد کی اجازت نہیں دی جائے گی۔فریقین اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیل کو منظوری دی گئی۔

کیس ساعت کے لئے بھیج دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document